بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ منگل ۳ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ۲۷ نبوت ۱۳۶۳ ہش ۲۷ نومبر ۱۹۸۴ء نمبر ۲۷۰

اخبار احمدیہ

مورخہ ۲۶ نبوت / نومبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت سیدہ صاحبہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ رحیم و کریم شافی مطلق خدا اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و تندرستی سے رکھے۔ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند دن سے بہت بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(بشیر احمد رفیق)

○ مکرم برادرم آر۔ اے ملک صاحب لاہور گذشتہ ماہ برائے بائی پاس اپریشن لندن تشریف لے گئے تھے۔ خدا کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ ۲۳ نومبر کو انکا اپریشن نہایت کامیابی سے ہوگیا ہے آخری اطلاع آنے تک وہ طبی ضروریات کے تحت بے ہوش تھے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں

(مشتاق احمد شائق)

○ خاکسار کے برادر نسبتی مکرم غلام احمد صاحب چغتائی کا لندن میں دل کا اپریشن ہوا ہے اور بذریعہ ٹیلیفون موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق اپریشن کے بعد دو روز سے مسلسل بے ہوش ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ چغتائی صاحب کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

(نور احمد عابد دارالصدر شمالی ربوہ)

○ خاکسار کی والدہ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی گزشتہ دو ماہ سے شدید علیل ہیں۔ گلے میں روکاوٹ بن جانے کی وجہ سے غذا جانی بھی بند ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے بہت کمزوری ہوگئی ہے۔ آجکل سروسز ہسپتال لاہور میں ماہر ڈاکٹروں کے زیر علاج ہیں۔ بائیوپسی ٹیسٹ میں تشویش ظاہر کی گئی ہے اس لئے تمام افراد جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے والدہ صاحبہ کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ مولےٰ کریم اپنے خاص فضل سے ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور ان کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

منظور احمد قمر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ
ٹوبہ ٹیک سنگھ

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

روحانی زندگی ٹوٹے ہوئے دل رکھنے والوں کے قریب ہے

صادق اور سچا دعا کرنے والا وہ ہے جو غیر اللہ سے ایک ذرہ نہیں مانگتا۔

جو غیر اللہ کی طرف گرتا ہے وہ اُن لوگوں میں شامل ہو جاتا ہے جن پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے

"غیر المغضوب علیہم کے جملہ میں حُسنِ آداب کی رعایت اور رب الارباب کے ساتھ پوری موافقت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ دُعا کے لئے بعض آداب ہوتے ہیں اور کوئی ان کو نہیں جانتا مگر وہ جو بار بار خدا کی طرف جھکنے والا ہے۔ اور جو ان آداب کی پرواہ نہیں کرتا اس پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔ جب وہ غفلت پر اصرار کرتا ہے اور رجوع نہیں کرتا تو وہ اپنی دُعا کا نتیجہ سوائے عقوبت اور عذاب کے کچھ نہیں دیکھتا۔ اسی وجہ سے دُعا میں کامیاب کم لوگ ہوتے ہیں اور غفلت اور عُجب اور ریا کے پردوں کی وجہ سے اکثر ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور اکثر لوگ ایسی حالت میں دُعا کرتے ہیں کہ وہ مشرک اور غیر اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں بلکہ (قضائے حاجات کے لئے) زید اور بکر کی طرف دیکھتے ہیں۔ پس اللہ بھی مشرکین کی دُعا قبول نہیں کرتا اور ان کو جنگلوں میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے اور اللہ کی زندگی ٹوٹے ہوئے دل رکھنے والوں کے قریب ہے اور صحیح دعا کرنے والا وہ شخص نہیں جو اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اور ہر ایک بجلی اور روشنی پر فریفتہ ہو جاتا ہے اور اپنے چُلّو اور پیالے کو بتوں کے وسیلے سے بھرنا چاہتا ہے اور عطیے کی خاطر ہر ٹیلے پر چڑھتا ہے اور اپنی خواہشات کے معشوق کو چاہتا ہے خواہ وہ کمینوں اور فاسقوں کے توسل سے ملے بلکہ صادق اور سچا دعا کرنے والا وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف کامل طور پر جھک جاتا ہے اور اس کے غیر سے ایک ذرہ نہیں مانگتا اور اللہ کے پاس منقطع اور فرمانبردار ہو کر آجاتا ہے اور اس کا چلنا اللہ کی طرف ہوتا ہے اور اس کے غیر کی مطلق پرواہ نہیں کرتا خواہ وہ بادشاہوں اور سلاطین سے ہو۔ وہ جو دوسرے کی طرف گرتا ہے اور اپنے چلنے میں حق کا قصد نہیں کرتا وہ موحد دُعا کرنے والوں میں سے نہیں بلکہ شیطانوں کے رفیق کی طرح ہے اور خدا اس کے الفاظ کی خوبصورتی کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ اس کی خبث نیت کی طرف دیکھتا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک باوجود زبان کی مٹھاس اور خوبصورت بیان کے گوبر کی طرح ہوتا ہے جس پر کہ ملمع کیا ہوا ہو یا پاخانے کی طرح جس کے اوپر سفیدی پھیری گئی ہو۔ اس کے ہونٹ تو ایمان لاتے ہیں اور اس کا دل کافر ہوتا ہے۔ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔"

(ترجمہ از عربی کرامات الصادقین صفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۴)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۳ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ
۲۷ نبوت ۱۳۶۳ ہش

نماز میں لذت کیلئے صحبتِ صادقین بھی ضروری ہے

ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی رُو سے واضح کر چکے ہیں کہ نماز اپنے اصلی معنوں کی رو سے اس وقت نماز کہلاتی ہے جب اس میں انسان کو ایسی لذت اور خوشی محسوس ہو کہ دنیا کی ہر لذت اور خوشی اس کے آگے ہیچ نظر آئے اور یہ کہ نماز کے لئے دل میں ایک کشش اور ذوق وشوق کی کیفیت پیدا ہو جائے۔ یہ کیفیت معرفتِ الٰہی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ جس کے زیر اثر انسان کے دل میں ایسی تبدیلی آتی ہے کہ اس کے دل میں نماز کے لئے کشش اور ذوق وشوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ دلوں میں تبدیلی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی آتی ہے اس لئے لازم ہے کہ انسان بذریعہ دعا خدا تعالیٰ سے ہی اُس کی معرفت طلب کرے اور اُسی سے دل میں پاک تبدیلی کا طالب ہو تاکہ ذوق وشوق پیدا ہونے کی وجہ سے نماز میں اسے لذت اور سرور آنے لگے اور اس طرح وہ خدائی افضال وانعامات کا مورد بنتا چلا جائے۔

سیدنا حضرت اقدس کے ہاتھ پر بیعت کر کے آپ کی جماعت میں شامل ہونے والوں میں آپ کی قوتِ قدسیہ کے زیر اثر ایسا اشتعال شوق پیدا ہو جاتا تھا کہ وہ ہر دم اسی فکر میں رہتے تھے کہ نماز میں بے ذوقی کی کیفیت باقی نہ رہے۔ نماز میں انہیں وہ سرور محسوس ہونے لگے جو قبولیت کی علامت ہوتا ہے اس لئے بیعت کرنے والے حضرت اقدس سے یہی عرض کرتے رہتے تھے کہ ہمیں وہ طریق بتایا جائے کہ جس سے انہیں نماز میں سرور آنے لگے۔ ایک روز ایک بیعت کرنے والے صاحب نے آپ کی خدمت میں عرض کی نماز میں وہ لذت نہیں آتی جو آنی چاہیئے۔ تو آپ نے انہیں بہت ہی پُر معارف ارشادات سے نوازا۔ ہم افادۂ احباب کی غرض سے حضور کے یہ بیش قیمت ارشادات یہاں درج کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

"نماز نماز بھی ہو۔ نماز سے پیشتر ایمان شرط ہے ایک ہندو اگر نماز پڑھے گا تو اسے کیا فائدہ جس کا ایمان قوی ہوگا وہ دیکھے گا کہ نماز میں کیسی لذت ہے۔ اس سے اول معرفت ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے آتی ہے اور کچھ خود اُس (نماز پڑھنے والے) کی طینت سے آتی ہے جو محمود فطرت والے مناسب حال اُس کے فضل کے ہوتے ہیں انہی پر وہ فضل بھی کرتا ہے۔" (البدر ۹ جنوری ۱۹۰۳ء)

اس کے بعد حضرت اقدس نے حصول فضل کے لئے دعا کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا کی حقیقت اور ماہیت پر بہت پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا:

"یہ بھی لازم ہے کہ (انسان) جیسے دنیا کی راہ میں کوشش کرتا ہے۔ ویسے ہی خدا کی راہ میں بھی کوشش کرے۔ پنجابی میں ایک مثل ہے "جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا" لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مر جاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گداز کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے تو اسی کا نام دعا ہے اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے یا اسے جواب دیتا ہے۔" (البدر ۹ جنوری ۱۹۰۳ء)

دعا کی حقیقت واضح کرنے کے بعد حضرت اقدس نے حصول فضل کے لئے نماز میں درد والحاح سے دعائیں کرنے کی نصیحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا شروع میں انسان کو کسی قدر تکلیف کے ساتھ اپنے آپ کو اس طرف مائل کرنا پڑتا ہے لیکن جب انسان اس پر مداومت اختیار کرتا ہے تو پھر اسے دعا کرنے میں حلاوت محسوس ہونے لگتی ہے۔ جب وہ استقلال سے دعائیں کرتا چلا جاتا ہے تو ایک وقت آتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو بارش کی طرح نازل ہوتے دیکھتا ہے اور نماز اس کے لئے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور بن جاتی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"نماز پڑھو اور تدبر سے پڑھو اور ادعیہ ماثورہ کے بعد اپنی زبان میں دعا مانگنی مطلق حرام نہیں ہے۔ جب گداز ش ہو تو سمجھو کہ مجھے موقعہ دیا گیا ہے۔ اُس وقت کثرت سے مانگو، اس قدر مانگو کہ اُس نکتہ تک پہنچو کہ جس سے رقت پیدا ہو جائے۔ یہ بات اختیاری نہیں ہوتی۔ خداوند تعالیٰ کی طرف سے ترشحات ہوتے ہیں۔ اس کوچہ میں اول انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ مگر ایک دفعہ چاشنی معلوم ہوگی تو پھر سمجھے گا۔ جب اجنبیت جاتی رہے گی اور نظارہ قدرتِ الٰہی کا دیکھ لے گا تو پھر پیچھا نہ چھوڑے گا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ تجربہ میں جب ایک دفعہ ایک بات تھوڑی سی آجاوے تو تحقیقات کی طرف انسان کی طبیعت میلان کرتی ہے۔ اصل میں سب لذات خدا تعالیٰ کی محبت میں ہیں۔"

(البدر ۹ جنوری ۱۹۰۳ء)

نماز میں لذت وسرور پیدا ہونے کے لئے نماز میں ہی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے علاوہ حضرت اقدس نے اس بات پر زور دیا کہ انسان کو چاہیئے کہ وہ دنیا اور اسکی زینتوں میں منہمک رہنے والے اہل ثروت سے دور بھاگے اور صادقوں کی صحبت اختیار کرے تاکہ ان کے انوار اس میں سرایت کریں اور خدا تعالیٰ کی طرف انقطاع میسر آنے سے اُسی کی یاد میں اسے بھی لذت اور سرور حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا:

"ایمان لانے اور خدا کی عظمت کے دل میں ہونے کی اوّل نشانی یہ ہے کہ انسان تمام (دنیا دار اہل ثروت) کو مثل کیڑوں کے خیال کرے۔ ان کو دیکھ کر دل میں نہ ترسے کہ یہ فاخرہ لباس پہنکر گھوڑوں پر سوار ہیں۔ درحقیقت ان کی زندگی بد اور کتوں کی سی زندگی ہے کہ مردار دنیا پر دانت مار رہے ہیں۔ انسان کو اگر دیکھنے کی آرزو ہو تو انکو دیکھے جو منقطعین ہیں اور خدا کی طرف آگئے ہیں اور خدا ان کو زندہ کرتا ہے۔ ان کی زیارت سے مصائب دور ہوتے ہیں۔ جو شخص رحمت والے کے پاس آوے گا تو وہ رحمت کے قریب تر ہوگا۔ دنیا میں یہی بات غور کے قابل ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین یعنی اے بندو تمہارا بچاؤ اسی میں ہے کہ صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ نشو ونما رفتہ رفتہ ہوا کرتا ہے۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ یہاں آگئے اگر خدا نہ چاہتا تو آپ کیا کرتے۔"

(البدر ۹ جنوری ۱۹۰۳ء)

حضرت اقدس کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ نماز میں لذت کا محسوس ہونا معرفتِ الٰہی پر منحصر ہے اور معرفتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور صحبتِ صادقین اختیار کرنے سے۔ پس نماز میں حصول لذت کے لئے دعاؤں کے ساتھ ساتھ صادقوں کی صحبت کا اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

وقفِ جدید اور احمدی اطفال وناصرات کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی بچوں سے اپنے معرکہ آراء خطاب فرمودہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں فرمایا:

"اے خدا اور رسولؐ کے بچو! اٹھو اور آگے بڑھو! اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو۔ جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔"

(سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت کا صحیح وقت بچپن ہی ہے:

خود نیک بنو تا بچے نیک بنیں!

(قسط نمبر ۲ آخری)

(مکرم نعمت اللہ بشارت، دکن صیغہ زود نویسی: ربوہ)

تربیت: ماں کی ذمہ داری باپ سے زیادہ

جہاں تک تربیت کی ذمہ داری کا تعلق ہے تو وہ سب سے زیادہ ماں پر ہے کیونکہ ماں بچوں کو زیادہ وقت دیتی ہے اور زیادہ وقت گھر پہ گزارنے کی وجہ سے زیادہ تر نگرانی ماں ہی کرتی ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظاہری طور پر جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے بلکہ یہ ہے کہ ماں کی اچھی تربیت سے جنت مل جاتی ہے اور اگر ماں اچھی تربیت نہ کرے بچہ کے اخلاق کی اصلاح نہ کرے، اس کو مذہب سے واقف نہ کرائے تو بچہ کی حالت تباہ ہو جاتی ہے۔ اور قطعاً ایسی ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں ہوتی۔ بیشک باپ مقدم ہوتا ہے معلم ہوتا ہے۔ نگران ہوتا ہے۔ مگر وہ اکثر معیشت کی فکر میں گھر سے باہر رہتا ہے اور بہت کم وقت اسے گھر میں رہنے کے لیے ملتا ہے اور اس تھوڑے سے عرصہ میں وہ بچوں کی پوری نگرانی نہیں کر سکتا۔ بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا ہے۔ پانچ چھ سال کی ہوتی ہے اس وقت نہ تو باپ اس کی اصلاح اور نگرانی کر سکتا ہے اور نہ وہ اس عمر میں کسی استاد یا ادب سکھانے والے کے پاس جا سکتا ہے۔ جس سے وہ اخلاق سیکھے صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اس کی نگرانی کر سکتی ہے۔ اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائے گا۔ لیکن اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچہ بھی سچ بولنے کا عادی ہو گا۔ اگر ماں غریبوں مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر ماں دیندار اور تقویٰ شعار ہو گی تو بچہ بھی دیندار اور تقویٰ شعار ہو جائیگا۔ غرض ماؤں پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے یہی مطلب ہے"۔

(الازھار لذوات الخمار ص۳۱۹ تا ص۳۲۰)

احمدی ماؤں سے دردمندانہ اپیل

ایک احمدی ماں کی حیثیت ..... سب ماؤں سے بڑھ کر ہے اس لحاظ سے ان پر آئندہ نسل کی تربیت کی جو ذمہ داری ہے وہ بھی بہت بڑی ہے اس لیے احمدی ماؤں کو اپنی آنے والی نسل کی زیادہ فکر کرنی چاہیئے اور اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے کہ آئندہ نسل پر جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں وہ ان کو کما حقہٗ ادا کر سکے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:۔

پس اے احمدی ماؤ! تم پر ایک بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں قوم کے نونہال پلتے ہیں جو آج کے بچے کل کے جوان ہیں آج کے بیٹے کل کے باپ ہیں آج کے تابع کل کے متبوع ہیں ..... عنقریب ان کے ہاتھوں میں سلسلہ کے کاموں کی باگ ڈور جانے والی ہے۔ پس اپنی اس نازک ذمہ داری کو پہچانو۔ اور اپنے بچوں کی زندگیوں کو ایسے قالب میں ڈھال دو کہ جب انکا وقت آئے تو وہ آسمان ہدایت پر ستارے بن کر چمکیں۔ تم شاید خود بھی اپنی قدر کو نہیں پہچانتیں .... پس اس عظیم الشان نعمت کی قدر کرو کہ تم محبوب خدا کی محبوب ہو۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرو۔ جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے یہ ذمہ داری بہت بھاری ہے مگر یقین رکھو کہ اس رستہ کے ہر قدم پر خدا کے فضل و رحمت کا سایہ تمہارے سر پہ ہو گا، ..... اے ہمارے خالق و مالک خدا۔ اے ہمارے آسمانی آقا۔ اے ہماری کمزور کشتیوں کے طاقتور ناخدا۔ تو ہر احمدی ماں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کر دے۔ کہ وہ اپنی اولاد کو تیری ایک مقدس امانت سمجھتے ہوئے اس کی تعلیم و تربیت کو ایسی بنیادوں پر قائم کر دے۔ جو تیری رضا ..... اور احمدیت کی ترقی کا موجب ہو۔ اور تو احمدی بچوں کو بھی یہ توفیق عطا کر کہ وہ اپنی نیک ماؤں کی تربیت کے نقوش کو صالح اور سلیم بچوں کی طرح قبول کریں۔"

(اچھی مائیں ص۳۰، ۳۱ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جنوری ۱۹۵۲ء)

اولاد کیلئے بہترین مال یا ورثہ انکی اچھی تربیت ہے

ماں باپ اپنی اولاد کو جو احسن ترین انعام یا تحفہ دے سکتے ہیں وہ حسن ادب اور اعلیٰ اخلاق اور اچھی تربیت ہی ہیں۔ بعض لوگ اپنی اولاد کے لیے ورثہ میں مال چھوڑنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں اور اولاد کی تربیت کی طرف توجہ نہیں کرتے ایسے افراد کو حضرت اقدس تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لیے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو انکو خیال آتا ہے۔ مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کے لیے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے وہ اپنی زندگی ہی میں اولاد کے ہاتھ سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا۔ آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے کہ وہ اولاد ایسے ماں باپ کے لیے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے۔

اولاد کا ابتلاء بھی بہت بڑا ابتلاء ہے اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔

"وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ"

یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لیے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی۔ اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اسکے لیے لازمی ہیں جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشا سے متفق کرتا ہے۔ وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لیے کوشش کرے اور دعائیں کرے اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا۔ اور اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں اس کی پرواہ تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہوا۔ اب بوڑھا ہو گیا ہوں میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔

پس خود نیک بنو۔ اور اپنی اولاد کے لیے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لیے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لیے مال جمع کرنے کی کرتے ہو۔ اسی قدر کوشش اس امر میں کرو"۔

(ملفوظات جلد ۸ ص۱۰۸ تا ص۱۰۹)

اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

پس دوستو اور عزیزو! خدا کے لیے اس طرف توجہ دو۔ اور اپنی اولادوں کے مستقبل کی فکر کرو۔ اور جماعت کے قدم کو نیچے کی طرف جانے سے بچاؤ۔ اور ان کے اندر ..... احمدیت کی ایسی شمع روشن کر دو۔ جس سے ان کی ہر نسل کی شمع خود بخود روشن ہوتی چلی جائے اور قرآن کے اس زبردست انذار کو ہمیشہ یاد رکھو کہ:۔

قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

یعنی نہ صرف خود اپنے آپ کو بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی آگ سے بچاؤ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس ڈرا دینے والے شعر کو بھی کبھی نہ بھولو کہ:۔

ہم تو جس طرح بنے کام کیے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو"

(اچھی تربیت "مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ص۲۰)

کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں

بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ کھیل سے بچوں میں آوارگی پیدا ہوتی ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے بچے جب کھیل کی طرف دھیان رکھتے ہیں تو وہ آوارگی سے بچ جاتے ہیں اور پھر کھیل سے بھی مختلف قسم کے اخلاق وہ سیکھتے ہیں، ان میں مسابقت کی روح بھی پیدا ہوتی ہے بچپن کی عمر میں کھیل کود کی طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے اس رغبت کو اعتدال میں رکھنا بھی ماں باپ کی ذمہ داری ہے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"کھیلنا آوارگی میں داخل نہیں ایک دفعہ مجھے رویا میں بتایا گیا۔ ایک شخص نے خواب میں ہی مجھے کہا کہ فلاں شخص ورزش کر کے وقت ضائع کر دیتا ہے۔ اور میں رویا میں ہی اسے جواب دیتا ہوں کہ یہ وقت کا ضیاع نہیں جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی اپنے قویٰ کا خیال نہیں رکھتا تو دینی خدمات میں پوری طرح حصہ نہیں لے سکتا.....
ورزش انسان کے کاموں کا حصہ ہے ان کا گلیوں میں بیکار پھرنا بیکار بیٹھے باتیں کرنا اور بحثیں کرنا آوارگی ہے اور ان کا انسداد خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ اگر تم لوگ دنیا کو وعظ کرتے پھرو لیکن احمدی بچے آوارہ پھرتے رہیں تو تمہاری سب کوششیں رائیگاں جائیں گی۔ (مشعل راہ صفحہ ۱۱۷ تا صفحہ ۱۱۶)

پھر فرمایا:۔

"بچوں کے لیے کھیلنا کودنا بہت ضروری امر ہے۔ ہاں کھیل میں اخلاق سکھانا چاہئیں۔ مثلاً یہی کہ کہا جائے کہ اگر کوئی گالی دے تو اس کو گالی نہ دی جائے۔"

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۴۱)

نیز فرماتے ہیں:۔

"بچوں کو ایسی کھیلیں کھلائی جائیں جن سے ان کا جسم بھی مضبوط ہو۔ ذہن بھی ترقی کرے۔ اور پھر آئندہ کی زندگی کے لیے سبق آموز بھی ہوں۔"

(الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۳۸ء)

قوموں کی کامیابی کا راز

قوموں کی ترقی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ ایک نسل دوسری کی اور اس سے اگلی نسل کی تربیت کرتی چلی جائے تب ایک قوم اپنے مقصد کو پا لیتی ہے اور بام عروج تک پہنچ جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی کامیابی کے لیے ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں۔ وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں۔ جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں۔ جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہو۔ اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لیے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لیے جو محنتیں، کوششیں اور قربانیاں کی ہیں۔ وہ سب ہی رائیگاں گئیں۔" (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۲۹ء)

تربیت اولاد اور ذیلی تنظیمیں

حضرت المصلح الموعود نے جماعت کی اصلاح و تربیت کے لیے ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا۔ حضور نے تنظیموں کو چار دیواری قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

"ذیلی تنظیمیں تربیت کے سلسلہ میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اگر چاروں تنظیمیں یعنی خدام الاحمدیہ اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ اپنے اپنے فرائض ادا کرتے ہوئے اپنے ممبران کی تربیت و اصلاح کر لیں تو گویا ساری جماعت کی ہی اصلاح ہو جائے گی۔

اس سلسلہ میں جہاں ذیلی تنظیموں کا یہ اولین فرض ہے کہ تربیت سے متعلق جملہ امور کی نگرانی کریں اور اس کے لیے نئے سے نئے پروگرام تشکیل دیں وہاں والدین کا بھی یہ فرض ہے کہ ان تنظیموں کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

اگر والدین اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیم (جو کہ خدام الاحمدیہ کا ہی حصہ ہے) ایک ساتھ ہو کر کام کریں اور دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں تو تب ہی بچوں کی صحیح معنوں میں تربیت ہو سکتی ہے۔ ہماری ذیلی تنظیمیں عمارت کی چار دیواری کی طرح ہیں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں۔ دوسری دیوار خدام الاحمدیہ اور تیسری دیوار اطفال الاحمدیہ اور چوتھی دیوار لجنات اماء اللہ ہیں۔ اگر یہ چاروں دیواریں ایک دوسری سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی عمارت کھڑی نہیں ہو سکے گی۔ عمارت اس وقت مکمل ہوتی ہے جب اس کی چاروں دیواریں آپس میں جڑی ہوئی ہوں اگر وہ علیحدہ علیحدہ ہوں تو وہ دیواریں ایک دیوار جتنی بھی قیمت نہیں رکھتیں۔ کیونکہ اگر ایک دیوار ہو تو اس کے ساتھ ستون کھڑا کر کے چھت ڈالی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر ہوں تو چاروں دیواریں لیکن چاروں علیحدہ علیحدہ کھڑی ہوں تو ان پر چھت نہیں ڈالی جا سکے گی۔ اور اگر اپنی حماقت کی وجہ سے کوئی شخص چھت ڈالے گا تو وہ گر جائے گی۔ کیونکہ کوئی دیوار کسی طرف ہو گی اور کوئی دیوار کسی طرف۔ ایسی حالت میں ایک دیوار ہونا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ بجائے اس کے کہ چار دیواریں ہوں۔ اور چاروں علیحدہ علیحدہ ہوں۔" (مشعل راہ صفحہ ۴۹)

"نماز کی عادت بچپن میں ہی ڈالنی چاہیئے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

"نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا یقین کامل ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لیے اصلاح کا موقع ہے اگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔"

(الازہار لذوات الخمار صفحہ ۱۷۴)

تربیت کا ایک اعلیٰ معیار

قرآن کریم نے تربیت کا اعلیٰ معیار حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے واقعات بیان کرتے ہوئے پیش کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل کی تربیت اعلیٰ رنگ میں کی۔ اور تربیت میں اس مقام تک پہنچا دیا کہ انہوں نے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لیے بخوشی پیش فرما دیا۔ اور کوئی تردد نہ کیا۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کا اس طرح ذکر فرمایا۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۫ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝

(الصّٰفّٰت ۳۷: آیت ۱۰۳)

پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے (اس وقت بیٹے نے کہا) اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر۔ تو انشاء اللہ مجھے اپنے ایمان پر قائم رہنے والا پائے گا۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اچھی تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے آگے اپنی نسل اور اپنے اہل و عیال کی تربیت بھی احسن طور پر کی۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں اس طرح وارد ہے کہ

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝

(سورۃ مریم ۱۹۔ آیت ۵۵-۵۶)

اور تو قرآن کے مطابق اسمٰعیل کا بھی ذکر کر وہ بھی یقیناً سچے وعدوں والا تھا۔ اور رسول (اور) نبی تھا۔ اور اپنے اہل کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتا رہتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ (وجود) تھا۔

صحیح اور حقیقی رنگ میں تربیت اولاد کے نتیجہ میں انعامات کا نزول اولاد اور والدین دونوں پر یکساں ہوتا ہے۔ ایسا نہیں کہ جس نے تربیت کی ہے یا جس نے تربیت حاصل کی ہے وہ محروم رہ جائے۔ بلکہ دونوں ہی انعامات سے نوازے جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مذکورہ قربانی کے نتیجہ میں حضرت ابراہیمؑ کی آل کو بہت ترقی دی۔ جو اب شمار میں نہیں لائی جا سکتی۔ اور مزید انعام یہ کہ آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل سے اللہ تعالیٰ نے وہ نبی مبعوث فرمایا جو لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق ہے۔ رحمۃ للعالمین کا مظہر اور رسولا الی کافۃ للناس قرار پایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"پس اگر تم بھی چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض تم پر اور تمہاری اولاد پر ہمیشہ ہوتے رہیں۔ تو اپنی اولاد کو دنیا کی طرح نہ پالو۔ بلکہ اس کی روحانی اصلاح کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ کی محبت اس کے دل میں پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی تڑپ اس میں پیدا کرو۔ اگر تم اولاد کی اصلاح کی طرف اس طرح توجہ کرو گے۔ اور حیوانوں کی طرح اس کی پرورش نہ کرو گے بلکہ انسانوں کی طرح کرو گے تو انسانیت اس میں مذہب کے طور پر قائم ہو جائے گی اور جب یہ قائم ہو جائے گی تو خدا تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوں گے۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بچہ کی قربانی کی اور وادی غیر ذی زرع میں رکھا اور اپنی طرف سے اس کی تربیت کی پوری پوری تدبیر کی تو خدا تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں آخری نبوت..... اس کی نسل میں رکھی۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل کی نسل سے پیدا ہوئے۔" (خطبات محمود جلد ۲ صفحہ ۱۱۴)

افزائش نسل اور ترقی کا راز روحانی تربیت میں مضمر ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی اپنی اولاد کو بڑھانا چاہے تو وہ بچپن میں اپنی اولاد کو اس طرح قربان کرے جس طرح حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بچے کو قربان کیا اور صرف انہوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی قربانی نہیں کی بلکہ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی بھی قربانی کی جنکی ایسی تربیت کی کہ بڑے ہو کر وہ بھی خدا تعالیٰ کے نبی ہوئے اور یہ صاف بات ہے کہ جتنا بڑا کوئی انسان بنتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے اس مرتبہ تک پہنچنے کے لیے قربانی کرنی پڑتی ہے پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے متعلق قربانی کی۔ خدا تعالیٰ نے اس قربانی کے بدلے ان کی اولاد کو بے نظیر ترقی دی۔ اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد ترقی کرے تو تم بھی اپنی اولاد کو قربان کرو اس سے ایسی محبت نہ کرو جو تم کو ان کی اصلاح اور علوم کے سکھانے سے باز رکھے۔ اور تم انکی نگرانی چھوڑ دو۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ تمہاری نسل بڑھے اور ترقی کرے تو بجائے ان کے آرام اور آسائش کی فکر کے انکی روحانی تربیت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی..... ترقی کرے اور آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہ جائے تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بچپن میں آوارہ، آرام طلب کاہل اور سست نہ بنائیں۔ بلکہ ان کے اعمال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اخلاق کی پوری پوری نگرانی کریں۔"
(خطباتِ محمود جلد ۲ صفحہ ۸۳)

اولاد کی خواہش :-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

انسان کو سوچنا چاہیئے کہ اسے اولاد کی خواہش کیوں ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کو محض طبعی خواہش ہی تک محدود نہ کر دینا چاہیئے کہ جیسے پیاس لگتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔ لیکن جب یہ ایک خاص اندازہ سے گذر جاوے تو ضرور اس کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا تعالےٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا :-

وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ؕ۔

اگر انسان خود . . . . . عبد نہیں بنتا ہے اور اپنی زندگی کے اصل منشاء کو پورا نہیں کرتا ہے اور پورا حق عبادت ادا نہیں کرتا۔ بلکہ فسق و فجور میں زندگی بسر کرتا ہے اور گناہ پر گناہ کرتا ہے تو ایسے آدمی کی اولاد کے لئے خواہش کیا نتیجہ رکھے گی۔ صرف یہی کہ گناہ کے لئے وہ اپنا ایک اور خلیفہ چھوڑنا چاہتا ہے خود کون سی کمی کی ہے جو اولاد کی خواہش کرتا ہے پس جب تک اولاد کی خواہش محض اس غرض کے لئے نہ ہو کہ وہ دین دار اور متقی ہو اور خدا تعالےٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیاتِ صالحات کی بجائے اس کا نام باقیاتِ سیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی فرا ایک دعویٰ ہی ہوگا۔ جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے۔ تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں۔ لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے ..... تو غرض مطلب یہ ہے کہ اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہیئے۔ اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے۔ خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان ہی اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہو گئے تھے۔ اور نہ کبھی مجھے خواہش ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنیں۔ اور اعلیٰ عہدوں پر پہنچ کر مامور ہوں۔ غرض جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنے والی ہو اس کی نسبت تو سعدیؒ کا فتویٰ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں۔ اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالےٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں جب اس کی ماں آئی تو اس نے ماں کے پاس جا کر اسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں۔ جب اس نے زبان نکالی تو اسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اسی ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روک دیتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔

حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا۔ جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح قرآن میں بیان فرمایا ہے۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا و ذرّیّٰتنا قرّۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔

یعنی خدا تعالےٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرمائے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں۔

اور آگے کھول کر کہہ دیا واجعلنا للمتقین اماما۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۷۰، ۲۷۳)

حضرت مسیح موعود کی بعض دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل :- اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت اور جلال ظاہر ہو۔ اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم :- پھر اپنے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم :- پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم :- اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم :- اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۵)

وَ آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

درخواستہائے دعا

- ملک شریف احمد صاحب مجوکہ ایڈووکیٹ جوہر آباد کی ہمشیرہ کنیز فاطمہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ (صاحبزادہ خاتون بیگم ملک ظفر عباس جوئیہ)
- میری والدہ صاحبہ عرصہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں احباب سے جلد صحتیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (نثار احمد ناصر آباد۔ ربوہ)
- عاجز کے دونوں گھٹنوں کی ہڈیوں میں سخت درد ہے جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہوں نیز عام صحت سخت کمزور ہے بزرگانِ سلسلہ اور افرادِ خاندانِ حضرت اقدس سے درخواست ہے کہ اپنی نیم شبی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)
- برادرم ملک محمد دین صاحب کبیر والا ملتان کا ایک بچہ عزیز مجیب الرحمٰن چند ماہ ہوئے ایک حادثہ میں بری طرح زخمی ہو گیا چہرہ اور سینہ بری طرح جھلس گیا ایک ہاتھ بالکل کٹ گیا۔ اور ایک آنکھ کی بینائی متاثر ہوئی۔ آنکھ کا دو دفعہ اپریشن ہوا مگر بینائی بحال نہیں ہوئی۔ مصنوعی ہاتھ لگانے کا ارادہ ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ عزیز موصوف کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب پیچیدگیاں دور فرمائے اور عزیز کو فعال اور دیندار لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔
- میرا لڑکا میاں ضیاء الدین احمد موتیا بند کے آپریشن کے لئے راولپنڈی گیا ہوا ہے میری اہلیہ بھی کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے ہر دو کی جلد اور کامل شفایابی اور عمر دراز ہونے کے لئے دعا کریں۔

(رشن الدین۔ گولبازار۔ ربوہ)

- میرے استاد مکرم ماسٹر احمد علی صاحب کو ۱۱ نومبر کو فالج کا حملہ ہوا ہے جس سے بایاں ہاتھ مفلوج ہو گیا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالےٰ استاذی المکرم کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(سلطان احمد مبشر ابن مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب۔ ربوہ)

- خاکسار کو ایک ایکسیڈنٹ کے باعث سخت چوٹیں آئی ہیں۔ طبیعت قدرے بہتر ہے۔ نیز میں کاروباری مسائل کی وجہ سے پریشان ہوں۔ احباب سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ صحت دے اور پریشانی سے نجات دے۔ آمین۔

(شاہد تسنیم احمد باجوہ۔ کراچی)

- میرے بڑے بھائی شیخ سفیر الدین بابر کا مغربی جرمنی میں کار کا حادثہ ہوا ہے۔ جس میں اُن کی ایک ٹانگ میں فریکچر ہو گیا ہے اور پلستر لگا ہوا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔

(شیخ نصیر احمد دار العلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یتیموں کی پرورش

(۔۔۔ مرسلہ۔ مکرم منیر الدین احمد۔ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ مرکزیہ ربوہ)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ۔ (ترمذی)

ترجمہ:۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ میں اور یتیم کی پرورش اور حفاظت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح کہ میری یہ دو انگلیاں ہیں اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنے ہاتھ کی دو انگلیاں اٹھا کر باہم پیوست کر دیں۔

تشریح:۔ یتیم بچے قوم کا ایک نہایت قیمتی خزانہ ہوتے ہیں۔ اور دین حق نے یتیموں کی پرورش اور حفاظت کے متعلق انتہائی تاکید کی ہے۔ چنانچہ اس حدیث کے الفاظ اس غیر معمولی تاکید کے علم بردار ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتیم کی حفاظت کرنے والے ..... کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ جنت میں میرے اس قدر قریب ہوگا جس طرح ایک ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔ اس تاکیدی حکم کے بعد جس کے ساتھ ایک غیر معمولی انعام بھی وابستہ ہے۔ کوئی سچا..... یتیموں کی پرورش اور حفاظت کی طرف سے غافل نہیں ہو سکتا۔ یتیموں کی نگہداشت میں صرف بے بس اور بے سہارا بچوں کی حفاظت اور تربیت کا پہلو ہی مقصود نہیں ہے بلکہ اگر غور کیا جائے تو اس ذریعہ سے قوم کے افراد میں ترقی کی روح بھی ترقی کرتی ہے جس قوم کے افراد اس بات کا یقین رکھتے ہوں کہ اگر وہ قومی خدمت بجا لاتے ہوئے فوت ہو گئے تو ان کے پیچھے ان کی یتیم اولاد بے بس اور بے سہارا نہیں رہ جائے گی بلکہ ان کے رشتہ دار اور قوم کے دوسرے افراد ان کے یتیم بچوں کے پوری طرح کفیل ہوں گے۔ تو وہ لازماً ہر قسم کی قربانی کے لئے جرأت کے ساتھ قدم اٹھائیں گے اور اس طرح قوم کے افراد میں قومی خدمت اور قربانی کی روح ترقی کرے گی۔ پس یتیموں کی حفاظت کا انتظام صرف نابالغ بچوں کو روحانی اور اخلاقی اور مالی تباہی سے بچانے کا ذریعہ ہی نہیں ہے بلکہ قوم کی مجموعی ترقی اور قوم میں قربانی کی روح کو فروغ دینے کا بھی بھاری ذریعہ ہے۔

مگر افسوس ہے کہ آج کل..... اس مقدس فریضہ کی طرف سے سخت غفلت برتی جاتی ہے۔ بسا اوقات قریبی رشتہ دار یتیموں کے محافظ بننے کی بجائے ان کے اموال کو لوٹنے اور انہیں غفلت کی حالت میں چھوڑ کر تعلیمی اور تربیتی لحاظ سے تباہ کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ اور جو یتیم خانے مختلف اداروں کی طرف سے قائم ہیں ان میں عموماً یتیموں کے جذبات خودداری اور عزت نفس کو بری طرح کچلا جاتا ہے اور یتیم بچے عملاً بھک منگے فقیر بن کر رہ جاتے ہیں۔ پس اس معاملہ میں بڑی اصلاح کی ضرورت ہے جو رشتہ دار اپنے عزیز یتیموں کے ولی قرار پائیں ان کا فرض ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت اور ان کے کیریکٹر کی بلندی اور ان کے اموال کی حفاظت کا پورا پورا اہتمام کریں۔ اور جو ادارے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ ان کے کارکنوں کا فرض ہے کہ یتیم بچوں کے لئے باپ کی طرح بن کر رہیں اور انہیں در در کے سوالی بنانے کی بجائے قوم کے خوددار اور مفید ممبر بنانے کی تدبیر اختیار کریں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کے دلوں میں یہ احساس نہ پیدا ہونے دیں کہ ہم گویا بے بس اور بے کس ہو کر دوسروں کی خیرات پر پڑے ہیں۔

دوسری طرف یتیم بچوں کے لئے بھی مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ انہیں یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ دنیا کا سب سے بڑا انسان سید الکونین فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک یتیم تھا اور یتیم بھی وہ جس کا باپ اس کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گیا تھا اور اس کی ماں بھی اسے چھ سات سالہ بچہ چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔ پس اگر وہ نیکی کا راستہ اختیار کریں گے تو یقیناً خدا انہیں بھی ہرگز ضائع نہیں کرے گا اور خدا سے بڑھ کر کس کی کفالت ہو سکتی ہے۔ (چالیس جواہر پارے ص ۸۴ تا ۸۶)

اعلان نکاح

میری بچی عزیزہ فضل ربی حمیرا کا نکاح عزیز وسیم احمد ندیم ابن عصمت اللہ صاحب مرحوم مقیم ڈنمارک کے ساتھ مبلغ ۵ ہزار ڈالر حق مہر پر مکرم محترم مصطفےٰ ثابت صاحب نے ٹورنٹو مشن ہاؤس "بیت العافیت" میں بعد نماز جمعہ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۸۴ء کو پڑھا۔

خطبہ نکاح میں آپ نے تقویٰ کی تین شاخوں پر مفصل روشنی ڈالی۔

افرادِ خاندان حضرتِ اقدس بزرگانِ سلسلہ اور قارئین کرام سے استدعا ہے کہ وہ جانبین کے لیے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔

(عبدالرحمٰن دہلوی از ٹورنٹو کینیڈا)

میرے بیٹے عزیزم میر مجید احمد طارق سلمہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ امۃ الرؤف سلمہا بنت میاں محمد اکرم صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ بعوض مبلغ بائیس ہزار روپے حق مہر مکرم قریشی فضل حق صاحب نے بیت المہدی میں مورخہ ۱۱/۸۴ بروز اتوار پڑھا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لیے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لیے مبارک کرے۔

(میر نواب احمد دارالنصر غربی ربوہ)

عزیزہ نیرہ طاہر بنت چوہدری مجید احمد صاحب طاہر مینجر شاہ نواز اینڈ کمپنی کراچی کا نکاح مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۴ء کو ہمراہ عزیز شاہد احمد ذکی ابن مکرم خورشید احمد صاحب ذکی ساکن کراچی بعوض مہر مبلغ ۱۵۰۰۰/- روپے مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کراچی میں پڑھا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لیے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

(عطا محمد دارالرحمت ربوہ)

دعائے مغفرت

۔ میرے والد مکرم محمد طفیل صاحب کلاس والہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۶ نومبر ۱۹۸۴ء کو ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی عمر ۷۴ سال تھی۔ احباب سے مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین درجات عطا ہونے کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(اللہ دتہ کلاس والا حال دارالنصر شرقی ربوہ)

۔ خاکسار کے والد محترم محمد عارف بھٹی صاحب بقضائے الٰہی ۲۳ ستمبر ۱۹۸۴ء کو کرائیڈن لندن میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۷۵ سال تھی وفات اچانک دل کے حملے سے ہوئی۔ ۲۸ ستمبر کو البیت الفضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پھر جنازہ ربوہ لیجایا گیا جہاں ۲ اکتوبر کو نماز فجر کے بعد البیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے خاکسار اور محمد صالح صاحب اپنی یادگار چھوڑے ہیں مرحوم نہایت نیک متقی پرہیزگار اور صاحب رویاء اور کشوف انسان تھے احباب سے مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

(محبوب صادق بھٹی۔ ایلڈریٹ۔ بکس نمبر ۱۰۸۵ کینیا)

میری خالہ محترمہ بانی صاحبہ اہلیہ محمد الدین صاحب مرحوم آف چارکوٹ تحصیل راجوری حال بھون تحصیل چکوال ضلع جہلم میں مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۸۴ء بروز جمعرات رات ایک بجے وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کچھ عرصہ پہلے گوجرانوالہ گرمولہ ورکاں میں بیمار ہوئیں۔ گوجرانوالہ میں ان کے دو بڑے بیٹے تھے۔ انہوں نے علاج کرایا۔ اور پھر صحت یاب ہونے کے بعد اپنے چھوٹے دو بیٹوں کے پاس بھون تحصیل چکوال میں آ گئیں۔ یہاں پر وفات پائی۔

مرحومہ نیک فطرت صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مہمان نواز تھیں۔ اپنے اور غیروں میں ہر دلعزیز تھیں۔ محبت میں ان کی مثال قائم تھی۔

ان کی نماز جنازہ مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۸۴ء کو صبح سات بجے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل نے پڑھائی۔ جس کے بعد بھون ہی میں تدفین عمل میں آئی۔ جنازہ میں مقامی دوستوں کے علاوہ باہر سے آئے ہوئے بہت سے دوستوں نے شرکت کی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے تین بیٹیاں اور پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی بلندیٔ درجات کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ اور سوگوار خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(صوبیدار عبدالرشید ریٹائرڈ دارالعلوم جنوبی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ! مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ میں ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۴۷۷

میں رحمت بی بی زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب قوم جٹ رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ساٹھ سال بیعت ۱۹۳۳ء ساکن میادی نانوں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ یکصد روپے (۲) ایک ڈنڈی چاندی کان میں ڈالنے والی بوزن تین ماشہ مالیتی بارہ روپے ایک تیلی سونے کی مالیتی دس روپے کبھی کبھی بچے نقدی کی صورت میں دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصیہ

رحمت بی بی زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب میادی نانوں ڈاکخانہ ککے کے ضلع سیالکوٹ

گواہ شد ۱۔ چوہدری جمیل احمد ولد غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میادی نانوں

گواہ شد ۲۔ چوہدری محمد اشرف صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد میادی نانوں

مسل نمبر ۲۵۴۷۸

میں رحیم بخش ولد چوہدری امام دین صاحب قوم رندھاوا جٹ پیشہ زراعت عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن میادی نانوں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۳/۸۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ یکصد روپے (۲) ایک ڈنڈی چاندی کان میں ڈالنے والی بوزن تین ماشہ مالیتی بارہ روپے ایک تیلی سونے کی مالیتی دس روپے کبھی کبھی بچے نقدی کی صورت میں دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصیہ

رحیم بخش ولد چوہدری امام دین صاحب میادی نانوں ضلع سیالکوٹ گواہ شد ۱۔ چوہدری جمیل احمد بٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میادی نانوں ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد ۲۔ چوہدری مہر الدین سیکرٹری مال میادی نانوں ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۵۴۷۹

میں رشیدہ بیگم زوجہ چوہدری عزیز احمد صاحب قوم وڑائچ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۷ چھور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱)۔ حق مہر وصول شدہ ۱۲۰۰/= روپے (۲) زیور طلائی دو جوڑے کانٹے اور دو عدد انگوٹھیاں کل وزن ۴ تولہ قیمت ۹۰۰۰/= روپے (۳) دو عدد بھینس اندازاً قیمت ۱۰۰۰۰/= روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاصیہ

رشیدہ بیگم اہلیہ چوہدری عزیز احمد صاحب چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد ۱۔ عزیز احمد ولد محمد ابراہیم مرحوم جٹ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ گواہ شد ۲۔ محمد ابراہیم صاحب شاد ولدیت اللہ دتہ صاحب صدر جماعت احمدیہ چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

نکاح سے پہلے استخارہ کرنا چاہیئے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"حقیقتاً خدا تعالیٰ ہی جوڑے ملاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ سے استخارہ کرنا چاہیئے کہ صحیح جوڑے ملائے اور نیک سامان کردے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ۔ (البقرہ)

پس کئی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر اچھی ہوتی ہیں۔ مگر خدا کے ہاں وہ چیزیں اچھی نہیں ہوتیں۔ اسی طرح بظاہر بعض چیزیں اچھی نہیں نظر آتیں لیکن حقیقت میں وہ بہت مفید ہوتی ہیں۔ پس چاہیئے کہ انسان اپنے آپ کو خدا کے سامنے ڈال دے۔ کیونکہ خدا جو کچھ دے گا وہ اچھا ہوگا۔ ہمیشہ اپنے معاملات اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں دینے چاہئیں کہ وہ حقیقی جوڑا ملا دے۔ اور جب جوڑا مل جائے تو ہر قسم کا آرام حاصل ہو جاتا ہے اور جنت مل جاتی ہے۔ اور جنت بھی دراصل دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک دنیوی جنت اور ایک اخروی۔ اُخروی جنت تو صرف ..... (قرآن کو ماننے والے کو ہی) حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن دنیوی جنت سے (دیگر) بھی متمتع ہو سکتے ہیں بس ..... اپنے کام اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینے چاہئیں اور اپنی خواہشات کو بہت کم دخل دینا چاہیئے۔"

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵)

نکاح کے وقت فریقین قول سدید کا خیال رکھا کریں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"اگر انسان ہمیشہ بات ایسی کہے جو ظاہراً اور باطناً ایک ہی مفہوم رکھتی ہو اور ساتھ اسے ایسے رنگ میں پیش کرے کہ دوسرے پر اس کا بُرا اثر بھی نہ پڑے تو ایسی صلح کی بنیاد تو قائم ہو سکتی ہے۔ جس سے ہمیشہ آپس میں پیار اور محبت رہے لیکن دل میں کچھ رکھنا اور ظاہر کچھ کرنا ہمیشہ فتنہ کا موجب ہوتا ہے۔ ایک شخص اپنی بیوی کو زیور بنا کر دیتا ہے۔ بیوی اسے پہنتی ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد جب وہ چاہتا ہے کہ اسے فروخت کر کے مکان بنوا لے تو جھگڑا پیدا ہو جاتا ہے۔ بیوی کہتی ہے اس نے مجھے دے دیا تھا اور میں اس کی مالک ہوں اسے واپس لینے کا کوئی حق نہیں لیکن خاوند کہتا ہے میں تو اس لئے دیتا ہوں کہ یہ پہنے اور اس میں اس کی سجاوٹ دیکھ کر مسرت حاصل کروں۔ میرا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ تمام زیورات اس کی ملکیت میں دے دوں۔ اب دونوں ہی سچے ہیں۔ صرف جھگڑے کی وجہ قول غیر سدید ہے۔ اگر قبل از وقت معاملہ کی وضاحت ہو جاتی تو کبھی یہ نتیجہ نہ ہوتا۔ پس خیال رکھنا چاہیئے کہ اکثر جھگڑے ایسی باتوں سے پیدا ہوتے ہیں جو اگرچہ جھوٹ تو نہیں ہوتیں مگر بباطن ان میں فریب ضرور ہوتا ہے اس لئے ..... ہمیشہ ایسی بات کہو جس میں پیچ نہ ہو کہ جس کے متعلق تم نہ کہو کہ میری بات پیچ ہے بلکہ یہ کہو کہ میرا قول سدید ہے اور اس میں کوئی پیچ نہیں۔"

(خطبات محمود جلد سوئم صفحہ ۲۳۶، ۲۳۷)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

صدر صاحبہ لجنات اماء اللہ ضلع و مقامی

وقفِ جدید کے تحت عشرہ وصولی وقفِ جدید ۳۰ نومبر تا ۹ دسمبر منایا جا رہا ہے۔ تمام صدر لجنات ضلع اور مقامی بھرپور کوشش کر کے اس عشرہ کو کامیاب بنائیں اور کوشش کریں کہ تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ وقفِ جدید میں شامل ہوں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

برٹش کونسل سکالرشپس

چارلس ویلیس ٹرسٹ ایوارڈ ۸۶/۱۹۸۵ء

برٹش کونسل سکالرشپ سکیم اور چارلس ویلیس ٹرسٹ کے تحت درج ذیل شعبوں میں بیرونِ ملک وظائف کے اجراء کے لئے جو کہ برطانیہ میں قابلِ ادائیگی ہوں گے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱۔ انگلش لینگویج ٹیچنگ۔
۲۔ ایجوکیشنل مینجمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن۔
۳۔ سائنس ایجوکیشن۔
۴۔ بیسک سائنٹیفک ریسرچ اینڈ میتھیمیٹکس
۵۔ دی فائن آرٹس
۶۔ دی ہیومینٹیز یعنی ہسٹری انتھروپالوجی وغیرہ۔
۷۔ اکنامکس سوشیالوجی اور بزنس ایڈمنسٹریشن
۸۔ کمپیوٹر سٹڈیز

یہ ایوارڈز عام طور پر صرف ایک سال کے لئے ہوں گے تاہم بعض صورتوں میں چھ ماہ سے دو سال تک اسٹڈی کی اضافی مدت پر بھی غور کیا جائے گا۔

ایوارڈز میں برطانیہ تک اور واپسی کرائے، ٹیوشن/ریسرچ فیس اور مینٹی نینس الاؤنس شامل ہے۔

مطلوبہ تعلیمی قابلیت۔

۱۔ عمر۔ یکم جنوری ۱۹۸۵ء کو ۲۵ اور ۳۵ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔

۲۔ ایم۔ اے/ایم۔ایس۔سی یا ایم ایڈ فرسٹ ڈویژن مع بی۔اے/بی۔ایس۔سی/بی ایڈ کم سے کم سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ خصوصی صورتوں میں زیرِ غور آ سکتے ہیں۔

۳۔ یکم دسمبر ۱۹۸۴ء کو کم از کم ۳ سال کا پیشہ ورانہ تجربہ رکھتے ہوں۔

درخواست فارم برٹش کونسل کی درج ذیل لائبریریوں/دفاتر سے دستیاب ہیں۔

۔ لائبریری : سوک سینٹر نزد میلوڈی سینما اسلام آباد۔
۔ آفس لائبریری : ۲۰۔ بلیک (BLEACK) ہاؤس روڈ پی او بکس ۱۰۴۱۔ کراچی۔
۔ آفس لائبریری : ۳۲۔ مزنگ روڈ پی او بکس نمبر ۸۸ لاہور
۔ آفس لائبریری : ۳۵۔ شارع قائد اعظم پی او بکس نمبر ۴۱ پشاور کینٹ۔

فارم ذاتی طور پر یا بذریعہ ڈاک ایک ذاتی پتہ لکھا ہوا لفافہ میں جس پر ڈاک ٹکٹ چسپاں ہوں ارسال کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست فارم باقاعدہ طور پر مکمل کر کے برٹش کونسل کے مندرجہ بالا کسی ایک دفتر کو واپس کر دیئے جائیں۔ درخواست فارم ۱۵ دسمبر ۸۴ء تک لازماً واپس کر دیئے جائیں۔ ان کے ساتھ کالج اور یونیورسٹی لیول تک تمام تعلیمی سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول لف ہوں۔

انٹرویوز کراچی، لاہور، اور اسلام آباد میں منعقد ہوں گے۔ انٹرویو کے لئے امیدواروں کو مناسب وقت پر مطلع کیا جائے گا۔ ایسے حضرات جنہوں نے گذشتہ تین سالوں کے دوران بیرونِ ملک ٹریننگ حاصل کی ہو۔ وہ درخواست دینے کے اہل نہ ہوں گے۔

(بحوالہ روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۶ نومبر ۱۹۸۴ء)

کیا آپ جانتے ہیں.....؟
کیڑوں کی بہترین دھلائی کے لئے
خالص مصالحہ جات، خالص تیل سرسوں۔ کولہو
ٹیلیفون سوپ (رجسٹرڈ) (ایجنسی) احمد گرائنڈنگ مشین
پروپرائٹر حاجی شیخ نیاز احمد
چیمہ مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ ربوہ

وقفِ جدید کے بارہ میں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نہایت اہم ارشاد

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس الٰہی تحریک کے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ شمولیت فرماویں

ضرورت واقفین عارضی

انجینئرز و سب انجینئرز

ربوہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عمارات کی تعمیر کی نگرانی کے لئے واقفین عارضی انجینئرز و سب انجینئرز کی ہمہ وقتی ضرورت رہتی ہے۔ اپنی سہولت کے مطابق رخصت لے کر ۲ ہفتہ سے ۶ ہفتہ تک کے لئے وقف فرماویں اور اپنے کوائف کے ساتھ مدت و تاریخ لئے وقف عارضی سے اطلاع دیں۔ مرکز میں رہ کر خدمتِ دین کا بہت عمدہ موقعہ ہے۔

(افتخار علی قریشی چیئرمین احمدیہ آرکیٹیکٹ انجینئرز ایسوسی ایشن
معرفت دفتر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم ظفر اقبال کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ۲۶ اکتوبر کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ نومولود کا نام تنویر احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر عبدالحمید صاحب آف گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم محمود احمد صاحب آف کھیوڑہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچہ کے لئے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اسے نیک خادم دین بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو۔ آمین۔

مسعود احمد عابد۔ گوجرانوالہ

اہلِ ربوہ توجہ فرماویں
کم خرچ کراچی کا تحفہ بالانشین
بفضلِ خدا
پلاسٹک کی مصنوعات مکمل ورائٹی میں جدید ڈیزائن خوشنما رنگ ارزاں قیمت۔ نیز باورچی خانہ، ڈرائنگ روم۔ اور باتھ روم کا سامان دستیاب ہے۔
ربوہ میں واحد
ناصر ورائٹی سٹور اقصیٰ روڈ
۔ نزد اقصیٰ چوک ۔

لیٹ داخلہ جاری ہے
الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ائر کنڈیشننگ ٹریڈز میں
لیٹ داخلہ جاری ہے
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

حیوانات کی ادویات
اکسیر سرکن (خونی پیشاب) اکسیر اپھارہ، اکسیر بندش اکسیر کٹار، اکسیر منہ کھر۔ اکسیر گل گھوٹو، اکسیر واہ، اکسیر ٹک اکسیر دودھ، اکسیر سوزش پستان، اکسیر گلٹی پستان، 21 کیپسول 21 روپے اور تریاق زیرباد وغیرہ جملہ ادویات حیوانات بحساب -/3 فی پیکٹ بازار سے دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے کیور ویٹرنری گائیڈ 6 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کیور ویو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گوبازار ربوہ
فون: ۶۰۷/۶۰۶

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷- دسمبر
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے
مینجر دواخانہ حکیم نظام جان، کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ: فون: 558